REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۱۰ | یکم نبوت ۱۳۳۵ ہش | یکم نومبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۵۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۱ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"انصار اللہ کے اجتماع کے ایام سے مسلسل اسہال کی تکلیف ہے۔"

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں:

سیرالیون مغربی افریقہ کے بعض اصحاب پر رؤیا کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کا انکشاف

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

الفضل مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۵۶ء میں سیرالیون کے بعض احمدی اصحاب کی رؤیا شائع ہو چکی ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے مبلغین احمدیت کے یہاں پہونچنے سے قبل ہی انہیں حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور اور صداقت احمدیت سے آگاہ فرما دیا تھا۔ چنانچہ احمدیت کے یہاں پہونچنے پر ایسے دوست نہ صرف خود بغیر کسی قسم کی مزید تحقیق اور کاوش کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے بلکہ ان کے ذریعہ بہت سے اور اصحاب کو بھی ہدایت نصیب ہوئی۔ اسی سلسلہ میں ایک اور دوست کی رؤیا قارئین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے: (وکالت تبشیر)

موضع بلاما (BLAMA) کے ایک دوست الفا فوڈے موسیٰ کروما بیان کرتے ہیں کہ جبکہ میں ابھی عین جوانی کی حالت میں تھا۔ اور پنڈمبو (Pendembu) نامی گاؤں میں رہائش رکھتا تھا۔ ایک روز دوپہر کے وقت جبکہ میں قیلولہ کر رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت وجیہ شکل فرشتہ صورت انسان میرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں ہی وہ مہدی ہوں جس کی نی زمانہ مسلمانوں کو انتظار ہے۔ اس پر میں نے سوال کیا۔ کہ کیا آپ فی الواقعہ صحیح کہہ رہے ہیں کہ آپ ہی موعود مہدی ہیں؟ جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہاں میں سچ کہتا ہوں۔ کہ میں ہی مہدی موعود ہوں۔ پھر میں نے کہا کہ ہم نے اپنے علماء سے سنا ہوا ہے کہ مہدی علیہ السلام کے وقت مسلمانوں اور کفار کے درمیان جنگ ہوگی۔ سو آج سے میں آپ کے سپاہیوں میں شامل ہوتا ہوں۔ اور اس راستہ میں اگر میرا باپ بھی حائل ہوا تو اس کی بھی کوئی پروا نہیں کروں گا۔ میرے اس اقرار پر حضرت مہدی علیہ السلام نے سوال کیا کہ کیا تم نے صدق دل سے یہ اقرار مجھ سے کیا ہے؟ جس کا جواب میں نے اثبات میں دیا۔ اور اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی:

اس رؤیا پر ایک کافی لمبا عرصہ گزر گیا۔ مگر مہدی کے ظہور کی کوئی خبر موصول نہ ہوئی۔ حتےٰ کہ آہستہ آہستہ یہ خواب بھی میرے ذہن سے محو ہو گئی۔ کچھ مدت کے بعد میں پنڈمبو سے منتقل ہو کر بلاما چلا آیا۔ اور وہاں کے پیرامونٹ چیف کے کمپاؤنڈ میں رہائش اختیار کر لی۔ اس گاؤں میں میری رہائش پر ابھی چند ہی سال گزرے تھے کہ الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی اور مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری بلاما تشریف لائے۔ اور لوگوں کو ظہور مہدی علیہ السلام کی بشارت دی۔ میں اس وقت وہاں موجود نہیں تھا۔ بلکہ چند یوم کے لئے کسی ذاتی کام کے ضمن میں بو کے قریب ایک چھوٹے سے گاؤں میں مقیم تھا۔ جب یہ مبشرین بلاما پہونچے۔ وہاں سے الفا موسیٰ کمارا نے فوراً میری ایک بیوی میرے پاس بھیجی۔ تاکہ مجھے تمام حالات سے آگاہ کر سکے۔ چنانچہ میری بیوی نے مکمل واقعات سے مجھے مطلع کیا۔ چنانچہ مہدی علیہ السلام کے ظہور کی خبر سنتے ہی میں نے بجائے بلاما جانے کے وہاں ہی خدا تعالےٰ کے حضور دعا شروع کر دی کہ اے خداوند تعالےٰ تیری ذات عالم الغیب ہے۔ سو اگر ان لوگوں کا پیغام واقعی ہی صداقت پر مبنی ہے اور مہدی علیہ السلام فی الواقع ظہور فرما چکے ہیں جیسا کہ ان کا کہنا ہے تو تو خود ہی میری راہنمائی فرما تاکہ ایسا نہ ہو کہ میں اس سعادت سے محروم رہ کر منکرین میں داخل ہو جاؤں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مولوی عبدالمنان صاحب عمر۔۔۔۔ تبویب مسند احمد بن حنبل

مولوی عبدالمنان صاحب عمر کے ساتھی انہیں آئندہ جماعت احمدیہ میں خلافت کا حقدار ثابت کرنے کے لئے ان کے علم و فضل کا چرچا کر رہے ہیں۔ اور ان کے علمی کارناموں میں سے "تبویب مسند احمد بن حنبل" کو پیش کیا جا رہا ہے۔

ان کے اس کام اور علم و فضل کی حقیقت اس امر سے ظاہر ہو جاتی ہے کہ انہوں نے دوسروں کے کام کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے مرکزی لائبریری سے ۶/۱۹ ۵ کو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی کتب میں سے مسند احمد بن حنبل کی قلمی فہرست حاصل کی (اس کے اپنے دستخط ہمارے پاس موجود ہیں) ہم نے بارہا اس کی واپسی کے لئے ان سے مطالبہ کیا لیکن انہوں نے کتاب واپس نہیں کی بلکہ تبویب کا کام اپنے دعویٰ کے مطابق مکمل کرنے کے بعد بھی یہ کتاب واپس نہیں کی حالانکہ اب اس سے فائدہ اٹھانے کی حاجت انہیں نہیں تھی۔ ہم اس نتیجہ پر پہونچنے میں حق بجانب ہیں کہ مولوی عبدالمنان صاحب عمر نے کتاب صرف اس وجہ سے واپس نہیں کی۔ کہ ان کے علم و فضل کی حقیقت کا راز منکشف نہ ہو جائے۔ ممکن ہے مولوی عبدالمنان صاحب عمر کو یہ خیال ہو کہ یہ کتاب انکی ملکیت ہے۔ اس لئے وہ لائبریری میں واپس کرنے کے پابند نہیں۔ ان کا یہ خیال بھی درست نہیں کیونکہ وہ ۱۹۴۵ء میں جماعت احمدیہ کی شوریٰ کے موقعہ پر خود لکھ کر دے چکے ہیں کہ وہ اپنا حق (جو ان کے والد صاحب رض کی کتب پر ہے) چھوڑتے ہیں۔ لہٰذا مولوی عبدالمنان صاحب عمر فوراً لائبریری کی کتاب فہرست مسند احمد بن حنبل قلمی کے لائبریری بر آمد کرنے کا انتظام کریں کیونکہ اب انہیں اسکے نقل کرنے یا اس سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت نہیں رہی:

(خاکسار:۔ محمد صدیق انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کیلئے دعا کی درخواست

ربوہ ۳۱ اکتوبر۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت نزلہ و زکام کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں:

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم نومبر ۱۹۵۶ء

رسول

اخبارات میں پچھلے دنوں اس بات کا بڑا چرچا رہا ہے کہ جب بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو اپنے دورہ سعودی عرب کے دوران دار الحکومت ریاض پہنچے۔ تو عربوں نے "مرحبا رسول السلام" کا نعرہ لگا کر آپ کا استقبال کیا۔ اس پر بعض اخبارات نے نکتہ چینی بھی کی۔ کہ ایک ہندو وزیر اعظم کو "رسول" کہا گیا ہے۔ اس پر سعودی عرب کے سفارت خانے نے ایک پریس نوٹ میں بتایا۔ کہ

جب پنڈت نہرو ریاض پہنچے۔ تو لوگوں نے "خوش آمدید امن کے ایلچی" کے نعروں سے ان کا استقبال کیا۔ لیکن ایک خبر رساں ایجنسی نے اسے غلط رنگ دے کر بتایا ہے۔ کہ نہرو کی آمد پر "پیغمبر امن" کے نعرے لگائے گئے۔ اور اصل ترجمہ کرتے وقت عربی کے حروف ابجد کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ عربی زبان میں رسول کا مطلب ایلچی یا قاصد ہے۔ پیغمبر ہرگز نہیں۔ عربی زبان میں نعرہ یوں تھا۔ "مرحبا رسول السلام"

"پیغام صلح" نے اپنے ایک اداریہ میں اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"یہ خبر اس لحاظ سے بہت ہی دلخوش کن ہے۔ کہ رسول کے لفظ کے معنی جو اس میں کئے گئے ہیں۔ وہ ان معنوں کے عین مطابق ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود اپنے متعلق لفظ رسول کے کرتے رہے ہیں۔ آج تک ہمارے مخالفین اس لفظ کے استعمال کو حقیقی نبی کے سوائے کسی اور پر جائز نہ سمجھتے تھے۔ حالانکہ لغوی معنوں کی رو سے "رسول" کا لفظ ایلچی یا فرستادہ کے معنوں میں عرب میں آج تک عام طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس خبر سے ظاہر ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اسی بات کا ذکر اپنی کتاب "سراج منیر" میں حسب ذیل الفاظ میں کیا ہے:۔

"عرب کے لوگ تو اب تک انسان کے فرستادہ کو بھی رسول کہتے ہیں۔ پھر خدا کو کیوں یہ حرام ہو گیا۔ کہ مرسل کا لفظ مجازی معنوں پر بھی استعمال کرے۔ کیا قرآن میں سے فقالوا انا الیکم مرسلون بھی یاد نہیں رہا۔ انصافاً دیکھو کہ کیا یہی تکفیر کی بنا ہے۔ اگر خدا کے حضور میں پوچھے جاؤ تو بتاؤ میرے کافر ٹھہرانے کے لئے تمہارے ہاتھ میں کونسی دلیل ہے۔ بار بار کہتا ہوں۔ کہ یہ الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے میرے الہام میں میری نسبت بے شک ہیں۔ لیکن اپنے حقیقی معنوں پر محمول نہیں۔"

کس طرح واضح۔ کتنا کھلا اور صاف بیان ہے۔ لیکن ہمارے مخالفین نے نہ ماننا تھا اور نہ مانے۔ اور آج تک یہی کہتے رہے۔ کہ مرزا صاحب نے رسول اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ نیرنگیٔ زمانہ کو دیکھئے۔ آج وہی لوگ ایک ہندو کے متعلق اہلِ عرب کے منہ سے رسول کا لفظ سنتے ہیں۔ اور ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ خدا کے مامور اور فرستادہ کے متعلق جب رسول کا لفظ سنا۔ تو آپے سے باہر ہو گئے۔ اور گالیاں دینے اور اس پر کفر کا فتویٰ لگانے پر اتر آئے۔ باوجودیکہ اس نے صراحت کے ساتھ بتا دیا کہ "عرب کے لوگ تو اب تک انسان کے فرستادہ کو بھی رسول کہتے ہیں۔" بلکہ یہاں تک لکھا۔ کہ حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کو بھی رسولُ رسولِ اللہ (رسول اللہ کے ایلچی) کہا گیا ہے۔ پھر خدا نے اپنے فرستادہ کو اگر عربی زبان میں رسول یا مرسل کہہ دیا۔ تو کیا اندھیر آ گیا۔ اور اس سے حقیقی نبوت کا دعویٰ کس طرح ثابت ہو گیا۔ .... بہر حال ہمیں اس بات کی خوشی بھی ہے۔ کہ اہلِ عرب نے انہیں "رسول السلام" کہہ کر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ "رسول" کا لفظ غیر رسول پر بھی بولا جا سکتا ہے۔ اس کے اصطلاحی معنے تو خدا کی طرف سے پیغام لانے والے حقیقی نبیوں کے لئے مختص ہیں۔ لیکن لغوی معنی کی رو سے جو محض فرستادہ یا ایلچی کا مفہوم اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ایک عام آدمی کو بھی رسول کہا جا سکتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کو انہی معنوں میں خدا کی طرف سے رسول کہا گیا۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور ایلچی بن کر اصلاح و بہبود کے لئے آئے۔"

اداریہ کے آخر میں "پیغام صلح" نے سوال کیا ہے۔ کہ

"کیا حضرت مرزا صاحب کی طرف نبوت کا دعویٰ منسوب کر کے انہیں کافر ٹھہرانے والے مولوی صاحبان اس سوال کا جواب دیں گے؟"

ہم اس مسئلہ کے متعلق اپنی طرف سے کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ مگر ایک سوال ہم بھی "پیغام صلح" ص

ص سے کرنا چاہتے ہیں۔

کیا "پیغام صلح" اور دوسرے "پیغامی لٹریچر" میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انہی معنوں میں رسول اور نبی لکھا جایا کرے گا۔ جیسا کہ "پیغام صلح" نے لکھا ہے:۔

"حضرت مرزا صاحب کو انہی معنوں میں خدا کی طرف سے رسول کہا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور ایلچی بن کر اصلاح و بہبود کے لئے آئے ہیں۔" (پیغام صلح)

کریں تازہ رسمِ کہن عشق کی

ہماری خلافت سے وابستگی — کبھی کم ہوئی ہے نہ ہو گی کبھی
گئے کٹ کے پیغام والے تو کیا — نہ کام ان کے آیا کوئی مولوی
بلاخیز فتنوں کا بارِ گراں — اٹھا کر گئے مصری و مستری
بڑھیں اور ان کی سیہ بختیاں — رہی ان کی آگ ان کے دل میں دبی
چھپاؤ گے اے تازہ فتنہ گرو — کہاں اپنے دامن کی آلودگی
کرو لاکھ درپردہ تم سازشیں — تمہاری مقدر ہے پردہ دری
نظر مردِ مومن کی ہے دُور بیں — نگاہِ منافق مگر سرسری
نہ بہکا سکے گی رہِ صدق سے — ہمیں آپ لوگوں کی بے رہروی
یہ بدقسمتی تھی تمہاری کہ تم — دیارِ وفا میں رہے اجنبی
دلِ کینہ ور تھا وفا ناشناس — ایاغِ دماغ آگہی سے تہی
نہ احساس و پاسِ مقامِ امام — نہ نظمِ جماعت سے دلبستگی
جماعت جماعت خلافت سے ہے — خلافت نہ ہو تو پراگندگی
تمہیں کیا خبر کتنی محبوب ہے — ہمیں اپنے محمود کی زندگی
خوشی اس کی اپنی خوشی ہے ہمیں — غمِ دل ہے اس کی دل آزردگی
چلو ہم بھی عہدِ مدینہ کریں — کریں تازہ رسمِ کہن عشق کی

بہائیں گے ناہید اس کے لئے
ہم اپنا لہو جو ضرورت پڑی

عبدالمنان ناہید

ضروری اعلان

مختلف ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ منافقین اور مخالفین سلسلہ کی طرف سے بعض افرادِ جماعت کو مخالفانہ اور گمراہ کن لٹریچر اور خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں سے بعض بیرنگ بھی ہوتے ہیں۔ چونکہ ایسے خطوط کے شر انگیز اثرات کا تدارک اور ان سے محفوظ رہنا ضروری ہے۔ اس لئے میں تمام افراد جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس بارہ میں ہوشیار رہیں۔ اور اول تو اس قسم کے بیرنگ خطوط وصول کرنے سے احتیاط کریں اور اگر دوسری ڈاک میں ان کو لٹریچر یا اس قسم کے خطوط موصول ہوں۔ تو وہ نظارت حفاظت ربوہ کو پتہ وغیرہ سمیت بذریعہ ڈاک بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

میں امراء جماعت و صدر صاحبان سے بھی گذارش کرتا ہوں کہ وہ اس امر کی نگرانی کریں۔ اور جن دوستوں کے نام اس قسم کا لٹریچر موصول ہو ان سے اپنی نگرانی میں نظارت ہذا کو ایسا مواد بھجوانے کا انتظام کروائیں۔

(ناظر حفاظت ربوہ)

تمہارا انصار اللہ ہونا اس امر کا مقتضی ہے کہ تمہارا خدمت اور قربانی کا عہد ہمیشہ قائم رہے

ازلی ابدی خدا کی طرف منسوب ہونے والوں کا عہد بھی ابدیت کی شان کا حامل ہونا چاہیئے

فدائیت اور جاں نثاری کا جذبہ آئندہ نسلوں میں منتقل کرتے چلے جاؤ تا خلافت کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے

جماعت میں فتنہ اٹھانے والے کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ ناکامی و نامرادی ان کیلئے مقدر ہو چکی ہے۔

اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں انصار اللہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز خطاب

ربوہ ـــــ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ اکتوبر کو نماز جمعہ کے بعد انصار اللہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے انصار اللہ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ ان کا انصار اللہ ہونا اس امر کا مقتضی ہے کہ انہوں نے دین کی خدمت اور اس کی خاطر قربانی پیش کرنے کا جو عہد باندھا ہے وہ ہمیشہ ہمیش قائم رہے۔ اور اس کا سلسلہ قیامت تک کبھی منقطع نہ ہو۔ حضور نے فرمایا۔ تمہارا نام انصار اللہ ہے۔ اس میں تمہیں اللہ سے نسبت دی گئی ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ازلی ابدی خدا کی طرف منسوب ہونے والوں کا عہد بھی محدود زندگی کے باوجود ابدیت کی شان کا حامل ہونا چاہیئے۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے کہ تم فدائیت جاں نثاری اور خدمت کا جذبہ آئندہ نسلوں میں منتقل کرتے چلے جاؤ۔ تا قیامت تک خلافت کا سلسلہ جاری رہے۔ اور قیامت تک تمہاری نسلیں اس کی برکات سے متمتع ہوتی رہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نماز جمعہ کے بعد تین بجے سہ پہر کے قریب مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ حضور کے تشریف لانے پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور نائب صدر صاحب کی معیت میں اسٹیج پر تشریف لائے۔ حضور کے رونق افروز ہونے پر مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے سورۂ صف کے آخری رکوع کی تلاوت کی جس کے بعد حضور نے انصار اللہ سے خطاب فرمایا۔ حضور کے اس بصیرت افروز خطاب کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

انصار اللہ کی قرآنی اصطلاح

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا آپ لوگوں کا نام انصار اللہ رکھا گیا ہے۔ یہ نام قرآنی تاریخ میں بھی دو دفعہ آتا ہے۔ اور احمدیت کی تاریخ میں بھی دو دفعہ آتا ہے۔ قرآن میں ایک تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو انصار قرار دیا گیا ہے۔ اور ایک حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے من انصاری الی اللہ کے جواب میں کہا نحن انصار اللہ کہ ہم انصار اللہ ہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ میں خلافت کی حفاظت کے لئے ایک تو انصار اللہ کی جماعت اس وقت قائم ہوئی۔ کہ جب منکرین خلافت نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی مخالفت شروع کی۔ اور ایک اب آپ لوگ انصار اللہ کہلاتے ہیں۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ انصار کہلاتے اسی طرح جماعت احمدیہ میں بھی جب ابتداءً انصار اللہ کی جماعت قائم کی گئی تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ بڑی کثرت سے موجود تھے اور انصار اللہ کے نام سے قائم ہونے والی جماعت زیادہ تر انہی صحابہ پر مشتمل تھی۔ اب دوسری مرتبہ آپ لوگوں کے لئے انصار اللہ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح مسیح ناصریؑ کے ساتھیوں کو انصار اللہ کا نام دیا گیا۔ مثیل مسیح کے ساتھیوں میں ہونے کی وجہ سے ہی آپ لوگ انصار اللہ کہلاتے ہیں۔ گو بعض صحابہ اب بھی زندہ ہیں۔ لیکن ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے اور وہ انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں آپ میں زیادہ تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے ایک متبع مسیح موعود کے ذریعہ سے بیعت کی ہے شائد بعض لوگ خیال کریں کہ یہ درجہ کم ہے۔ لیکن اور چالیس سال گزرنے دو پھر لوگ تمہارے زمانے کے لوگوں کو بھی تلاش کریں گے۔ اگر آپ لوگ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے نقش قدم پر چلیں۔ اور انہوں نے فدائیت جاں نثاری اور دین کی خاطر قربانی کا جو نمونہ قائم کیا۔ اس کو اپنے عمل سے پھر زندہ کر دیں۔ تو یہ درجہ بھی بہت بڑا درجہ ہے۔ وقت آئے گا کہ لوگ تمہارے زمانے کے لوگوں کو ڈھونڈیں گے اور ان کی اسی طرح تعظیم و تکریم کریں گے جس طرح صحابہ کی کی جاتی ہے۔

صحابہؓ کے انصار اللہ ہونے کا عملی ثبوت

اس کے بعد حضور نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی فدائیت جاں نثاری اور دین کی خاطر قربانی کے متعدد واقعات نہایت دلکش انداز میں بیان فرماتے

ہم خلافت کی حفاظت اور اسکے دائمی قیام کی خاطر ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں

نمائندگان لجنات اماء اللہ کے اجتماع میں متفقہ قرارداد

گزشتہ ہفتے ربوہ میں نمائندگان لجنات اماء اللہ کا جو اجتماع ہوا تھا اس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

"ہم نمائندگان لجنات اماء اللہ منافقین سے اپنی بیزاری کا اعلان کرتی ہیں۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق پسر موعود۔ مصلح موعود اور خلیفہ برحق تسلیم کرتی ہیں۔ اور حضور کے دامن سے ہمیشہ وابستہ رہنے کا عہد کرتی ہیں۔ ہم بحیثیت نمائندگان عہد کرتی ہیں۔ کہ ہم خلافت کو ہمیشہ قائم رکھنے کی کوشش کریں گی۔ ہم خلافت کی حفاظت اور اس کے دائمی قیام کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ہر وقت طیار رہیں گی۔ اور اس بارہ میں اگر اپنے عزیز ترین وجود کو بھی قربان کرنا پڑا تو اس سے دریغ نہ کریں گی۔ ہماری پوری کوشش ہوگی۔ کہ اپنے بچوں اور چھوٹے بہن بھائیوں کو منافقوں سے دور رکھیں۔ تاکہ نفاق کا کوئی جراثیم ان تک نہ پہونچ سکے۔ اور آنے والی نسل بھی ان سے محفوظ رہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق بخشے۔ کہ ہم اپنے عہد پر قائم رہیں۔ اور ہمیشہ دامن خلافت سے وابستہ رہیں"۔

اور بتایا کہ کس طرح انہوں نے اپنے عمل سے انصار اللہ ہونے کا ثبوت دیا۔ اور اس بارے میں ایسی مثال قائم فرمائی۔ کہ جو رہتی دنیا تک زندہ رہے گی۔ اور قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے گی۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ کہ اگرچہ مسیح علیہ السلام کے حواری اس شان اور مرتبہ کے لوگ نہ تھے۔ اور ان میں سے ایک حواری یعنی یہودا سکریوطی نے تو انہیں تیس روپے کے عوض پکڑوا بھی دیا تھا۔ لیکن ان کی اس خوبی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے مسیح علیہ السلام کے بعد ان کی خلافت کے سلسلہ کو قائم رکھا۔ اور وہ اس جذبہ کو آنے والی نسلوں میں اس طرح راسخ کرتے چلے گئے۔ کہ دو ہزار سال گذرنے کے باوجود بھی پوپ کی شکل میں مسیحی خلافت آج کے دن تک قائم چلی آ رہی ہے۔ عیسائیت بگڑتی چلی گئی۔ لیکن اس سے ان کی محبت خواہ وہ جھوٹی ہے۔ یا سچی سرد نہیں پڑی۔ اور اس جذبے کو انہوں نے مٹنے نہیں دیا۔ کہ انہوں نے مسیح کی خلافت کو جاری رکھنا ہے۔ یہ انصار اللہ ہونے کے اس عہد کا ہی کرشمہ ہے۔ کہ جو انہوں نے ابتداء میں باندھا تھا۔ کہ پوپ کی شکل میں ان کے ہاں خلافت دو ہزار سال سے برابر جاری ہے۔ ان کا اس جذبہ کو دوامی حیثیت دے دینا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

انصار اللہ کا فرض

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ رضہ کی عظیم الشان قربانیوں اور بالخصوص مدینہ والے عہد کا ذکر کرنے اور مسیح علیہ السلام کے ساتھیوں کے اس جذبہ کا اثر دکھانے کے بعد کہ وہ خلافتِ مسیح کو دو ہزار سال سے کسی نہ کسی شکل میں قائم رکھتے چلے آ رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے انصار اللہ کو اس طرف توجہ دلائی۔ کہ وہ بھی اپنے عمل سے انصار اللہ ہونے کا ثبوت دیں۔ خود ہی خدمتِ دین اور دین کی خاطر قربانیاں کرنے کے عہد پر مضبوطی سے قائم نہ ہوں۔ بلکہ اسی عزم اور ارادے سے کام کریں۔ کہ وہ نسلاً بعد نسلٍ اور اولاد در اولاد اسی جذبہ کو زندہ رکھتے چلے جائیں گے۔ اور آنے والی نسلوں کو اسی یقین پر قائم کرتے چلے جائیں گے۔ کہ انہوں نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنا ہے۔ اور اسی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے خلافت کے نظام کو ہر دور اور ہر زمانہ میں جاری و ساری رکھنا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ انصار اللہ کے عہد کو اسی جوش اور اسی عزم کے ساتھ پورا کرنے اور اولاد در اولاد پورا کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ کہ خلافت کے خلاف بڑے سے بڑا فتنہ بھی ان کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہ پیدا کر سکے۔ اور خلافت کا سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے۔ تا غلبۂ اسلام کی وہ غرض پوری ہو۔ جس غرض کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔

خدائی سلسلہ کی مثال

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حالیہ فتنہ منافقین کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے افسوسناک طرزِ عمل پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا۔ کہ یہ لوگ سلسلہ کے زیر بار احسان ہونے کے باوجود خود سلسلہ کو ہی تباہ کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ لیکن یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ سلسلہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اللہ تعالےٰ نے دنیا بھر میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے خود اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ ہمیں یہ خطرہ نہیں ہے۔ کہ فتنہ اٹھانے والے منافقین سے سلسلہ کو کوئی نقصان پہنچے گا۔ ہمیں خطرہ ہے تو یہ کہ یہ لوگ خود اپنے لئے تباہی کا سامان کر رہے ہیں۔ سلسلہ پر حملہ کر کے یہ خدا سے لڑائی مول لینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ نہیں جانتے۔ کہ جو خدا پر جھپٹتا ہے۔ وہ خود زخمی ہوتا ہے۔ سلسلہ تو ایک چٹان ہے۔ جو اس سے ٹکرائے گا۔ وہ پاش پاش ہوگا۔ اور جس پر یہ چٹان گرے گی۔ اس کو چکنا چور کر دے گی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ وہ اپنے ارادے میں قیامت تک کامیاب نہیں ہوگا۔ اور قیامت تک کی رسوائی اس کے حصہ میں آئے گی۔ فتنہ اٹھانے والوں کی ہزار کوششوں کے باوجود بھی سلسلہ بڑھے گا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام اپنے آقا و مقتداء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل قیامت تک چلتا چلا جائے گا۔ اس سلسلہ کی تباہی کا ارادہ کرنے والے لوگ کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ اور بجز حسرت و نامرادی کے ان کے حصہ میں کچھ نہ آئے گا۔

انصار اللہ کے قیام کی غرض

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یاد رکھو تمہارا نام انصار اللہ ہے۔ انصار اللہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ تمہیں اللہ سے نسبت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ ازلی ابدی ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ تم بھی دین کی خدمت اور اس کی خاطر قربانیاں کرنے کے عہد کے لحاظ سے اپنی محدود زندگیوں میں ابدیت کی شان پیدا کرو۔ خدمت کرنے اور خلافت کو قائم رکھنے کا کام نسل در نسل قیامت تک کرتے چلے جاؤ۔ خود بھی اس عہد پر قائم رہو۔ اور اولاد کی بھی اس رنگ میں تربیت کرو۔ کہ وہ بھی اس عہد پر قائم ہو۔ اور اسے اگلی نسلوں میں منتقل کرتی چلی جائے۔ اسی لئے میں نے اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیمیں قائم کی ہیں۔ یاد رکھو پہلی سیڑھی اطفال کی ہے۔ دوسری سیڑھی خدام کی ہے۔ تیسری سیڑھی انصار کی ہے۔ اور چوتھی سیڑھی خدا کی ہے۔ جو عرش تک لے جاتی ہے۔ پس دعائیں مانگو۔ اطفال اور خدام کی تربیت کرو۔ پھر تمہاری تنظیم اور تمہارا عہد چلتا چلا جائیگا۔ کیونکہ انصار کی اگلی نسل خدام میں سے ہی آئیگی۔ اگر تم صحیح معنوں میں دعاؤں میں لگ جاؤ گے۔ اور نئی پود کی تربیت کرو گے۔ تو اللہ تعالےٰ سے تمہارا تعلق قائم ہو جائے گا۔ اور اگر خدا سے تمہارا تعلق قائم رہا۔ تو خلافت تمہارے اندر ہمیشہ قائم رہے گی۔ اور یقیناً عیسائیت سے بھی زیادہ عرصہ تک قائم رہے گی۔ تمہارے متعلق تو یہ پیشگوئی ہے۔ کہ تم اس قدر بڑھو گے۔ اور دنیا میں اس قدر پھیلو گے۔ کہ اسلام کے بالمقابل تمام دوسرے مذاہب والے چوہڑے چماروں کی طرح رہ جائیں گے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے۔ کہ فی الواقعہ وہ چوہڑے چماروں کا کام کریں گے۔ بلکہ مراد یہ ہے۔ کہ وہ بہت تھوڑے رہ جائیں گے۔ لیکن یہ دن جبھی آئیگا۔ کہ خلافت کو قائم رکھا جائے۔ تحریک جدید اسی طرح جاری رہے۔ خدمت کا جوش اور قربانی کا مادہ ہر آن ترقی کرتا رہے۔ اور دنیا کا کوئی علاقہ اور کوئی کونہ ایسا نہ ہو۔ جہاں ہمارے مبلغ اشاعتِ اسلام کے کام میں مصروف نہ ہوں۔ آج دنیا میں رومن کیتھولک فرقے کے ۵ لاکھ مبلغ ہیں۔ اس سے اندازہ کر لو۔ کہ جب تم نے ان سے چار پانچ گنا زیادہ ہونا ہے۔ تو ان کے مقابلے پر تمہارے دو کروڑ مبلغ ہونے چاہئیں۔ لیکن یہ کام بغیر خلافت کے نہیں ہو سکتا۔ آج ہمارے ڈیڑھ دو سو مبلغ ہیں۔ ان کے تبلیغی کارناموں سے ہی دنیا ورطۂ حیرت میں پڑی ہوئی ہے۔ حالانکہ ہمیں آگے چل کر دو کروڑ مبلغوں کی ضرورت ہوگی۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ خلافت کو جاری رکھنا کس قدر ضروری ہے۔ یہ کبھی نہ بھولو۔ کہ خلافت ہماری طاقت ہے۔ خلافت کی وجہ سے ہم اکٹھے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے ہمیں دنیا میں رعب اور وقار حاصل ہے۔

پس میں پھر کہتا ہوں۔ کہ تم انصار اللہ ہو۔ خود بھی خدمت کرو۔ اور اپنی اولاد در اولاد کو بھی دین کی خدمت میں لگاؤ۔ اور خدا سے دعائیں مانگو۔ کہ وہ تم کو اور تمہاری اولادوں کو اس کی توفیق دے۔ منافقین کہتے ہیں۔ کہ میں اپنی اولاد میں سے کسی کو خلیفہ بنانا چاہتا ہوں۔ حالانکہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اگر میری اولاد میں سے کوئی ایسا خیال بھی دل میں لائے گا۔ تو وہ خدا کی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔ پس میں تو کہتا ہوں۔ کہ یہ بھی دعا کرو۔ کہ میری اولاد کے دل میں بھی کوئی ایسا وسوسہ نہ ہو۔ اور خدا ان کے دلوں کو بھی پاک رکھے کیونکہ جو خدا کا مال لینا چاہتا ہے۔ خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ یقیناً سزا پائے گا۔

انصار اللہ کی اہمیّت

حضور نے مزید فرمایا۔ خلافت کے قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انصار اللہ کو بھی ہمیشہ قائم رکھا جائے۔ اور انصار اللہ کے قیام کے لئے اطفال اور خدام کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے وجود کی نسبت سے انصار اللہ کو ہمیشہ قائم رکھے۔

آخر میں حضور نے نصیحت فرمائی۔ کہ اپنے عملی نمونہ سے نوجوانوں پر نیک اثر ڈالو۔ اور ان کی اس رنگ میں تربیت کرو۔ کہ وہ صاحبِ الہام و کشوف ہو جائیں۔ کیونکہ محض دلیل سے وہ اثر نہیں ہوتا۔ جو رویاء و کشوف اور الہام سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو صحیح رنگ میں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس ولولہ انگیز خطاب کے اختتام پر حضور نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے روح پرور ماحول میں انصار اللہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کا افتتاح ہوا۔

یومِ خلافت کے لئے یاد دہانی

۲ رستمبر کے الفضل میں نظارت ہذا کی طرف سے "احباب جماعت مشورہ دیں" کے عنوان سے ایک نوٹ شائع ہو چکا ہے۔ اس میں لکھا گیا تھا۔ کہ بعض احباب نے تجویز کی ہے۔ کہ موجودہ حالات کے پیش نظر ضروری ہے۔ کہ "یومِ خلافت" منایا جایا کرے۔ جس میں خلافت کی ضرورت اور اہمیت اور خلافت کی برکات کا ذکر ہوا کرے۔ احباب جماعت مشورہ دیں۔ کہ اس غرض کے لئے کونسا دن مقرر کیا جائے۔ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ جلد مشورہ ارسال فرما دیں۔ تا کہ فیصلہ کر کے اعلان کر دیا جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پیغام صلح کے چند مغالطے

از مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی

قسط دوم

سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل مورخہ ۳۰ ر اکتوبر ۱۹۵۶ء

"پیغام صلح" کے "بزرگوں" کے تو دو تین بیانات آپ نے پڑھ لئے۔ اب خود "پیغام صلح" نے اس زمانہ میں جو "کارہائے نمایاں" انجام دئے اور ان پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے جو "سرٹیفکیٹ" اسے مرحمت فرمایا وہ بھی سن لیجئے۔

جب "اظہار الحق" نامی ٹریکٹ شائع ہوئے اور پیغام صلح نے اپنے پرچہ ۱۶/۱۱/۱۳ میں ان کی زبردست حمایت کی۔ تو حضرت خلیفہ اول رضی نے اپنی طرف سے انجمن انصار اللہ کو ان کا جواب لکھ کر شائع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ انجمن نے ان کا جواب "خلافت احمدیہ" اور "اظہار حقیقت" کے نام سے لکھ کر حضرت خلیفہ اول رضی کی خدمت میں ان کا مسودہ پیش کیا۔ اس پر آپ نے اپنے قلم سے یہ الفاظ لکھے۔

"ہزار ملامت ہو پیغام پر جس نے اپنی چٹھی کو شائع کرکے ہمیں پیغام جنگ دیا اور نفاق کا کھانڈا پھوڑ دیا"

(رسالہ اہل پیغام کے بعض خاص کارنامے ص۲۸)

ایک اور خط میں حضرت خلیفہ اول رضی تحریر فرماتے ہیں:-

"آجکل ٹریکٹوں اور لاہور دو پیغام جنگ" نے ایک طوفان برپا کر رکھا ہے اس نے کسی آدمی کا دو پیہ کے لئے بھیجنا اور وہ بھی نور الدین کی طرف سے پسندیدہ نہیں"

نور الدین ۱۲ر نومبر ۱۹۱۳ء

(الفضل جلد ۳۳ صفحہ ۸)

ان گذشتہ خطوط اور بیانات کی موجودگی میں موجودہ فتنہ کے وقت اپنی خاص مصلحت کے باعث پیغام صلح کا چلا چلا کر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے اپنے خلوص کا مصنوعی اظہار مجھے قرآن کریم کی اس آیت کو یاد دلا رہا ہے۔

اذا جاءك المنفقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله يعلم انك لرسوله والله يشهد ان المنفقين لكذبون ۔

اگر جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح مجھے معاف فرمائیں تو میں بہت ہی ادب کے ساتھ ان کی خدمت میں یہ عرض کرنے کی جرأت کروں کہ آپ کی اور آپ کے بزرگوں کی تمام زندگی من اولہ الی آخرہ اپنے مقتداؤں اور اپنے رہنماؤں اور اپنے سرداروں سے لڑتے جھگڑتے اور ان کے متعلق زبان طعن دراز کرتے گزری ہے۔ آپ کی پوری تاریخ اسی قسم کے "شاندار کارناموں" سے بھری پڑی ہے۔ شروع سے لیجئے۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آپ ہی کے بزرگ مالی بدظنیاں کرتے رہے جن کا حضرت اقدس کو نہایت رنج ہوا تھا ملاحظہ فرمائیں الحکم ۳۱ر مارچ ۱۹۰۵ء اور خطوط بنام حضرت مولوی عبد اللہ صاحب سنوری رضی شائع کردہ فخر الدین ملتانی۔ خط مورخہ ۷ر مارچ ۱۹۰۸ء۔

۲۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کے بزرگوں اور آپ نے جو کچھ کیا اس کی مختصر کیفیت اوپر قلمبند ہو چکی۔

۳۔ جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے ساتھ جو سلوک ان کے ساتھیوں نے کیا اس کی روئیداد اپنی "دکھ بھری داستان" میں وہ خود لکھ کر آئندہ نسلوں کے لئے بطور یادگار چھوڑ گئے ہیں۔ جن کی ایک ہلکی سی جھلک میں آپ کو ۱ر ستمبر کے الفضل میں دکھا چکا ہوں۔

۴۔ جناب مولوی صدر الدین صاحب اور جناب میاں محمد صاحب کے درمیان جو چپقلش ہوئی وہ تو آپ کو ہمیشہ یاد رہے گی کیونکہ اس میں آپ کی ملازمت بھی جاتی رہی تھی۔ اس چپقلش میں کیا کچھ نہ ہوا۔ انجمن کا ہزاروں روپیہ ضائع کیا گیا۔ جعلی ریزولیوشن بنائے گئے۔ گوداموں کے قفل توڑ کر ہزارہا روپے کی اجناس نکال لی گئیں۔ غلط جوش میں آکر قانون شکنی کا ارتکاب کیا گیا۔ نوبت پولیس اور ضمانتوں تک پہنچی۔ آمریت کے شکنجہ میں جماعت کو کسا گیا۔ میاں محمد صاحب کی قیادت کو ماننے سے انکار کیا گیا کٹھ پتلیوں کی طرح جماعت کے لوگوں کو نچایا گیا۔ اور جماعت کی اکثریت کو مسیح الدجال کا خطاب دیا گیا۔ تلك عشرة كاملة ان تمام "حقائق" سے جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے ہم کو اپنے ۷ر فروری اور ۳ر اپریل ۱۹۵۵ء کے پرچوں کے ذریعہ باخبر کیا۔ ورنہ ہم غریبوں کو کیا پتہ لگتا۔ کیونکہ یہ سارا جھگڑا اندرونی تھا اور اندرونی جھگڑے کی کیفیت جب تک کوئی گھر "کا بھیدی" نہ بتائے، اس وقت تک بیرونی آدمیوں کو کچھ معلوم نہیں ہو سکتی۔

جب موجودہ فتنہ کی خبر پہلی مرتبہ الفضل میں چھپی تو ایک روز آپ کی جماعت میں سے ایک معزز شخص اتفاقاً راستہ میں مجھے ملے اور فرمانے لگے کہ "میاں صاحب (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کو کسی نے غلط رپورٹ بھیجی ہے کہ ہم ان کے خلاف اس سازش میں شریک ہیں۔ ہم میں تو خود جھگڑے پڑے ہوئے ہیں۔ دو فریق ہو گئے ہیں۔ نماز بھی دونوں فریق الگ الگ پڑھتے ہیں ایسی حالت میں ہم میاں صاحب کے خلاف کیا سازش کریں گے؟"

پیغام صلح اپنے ۱۹ر ستمبر کے پرچہ میں پوچھتا ہے کہ "آیا میاں صاحب کے اعمال کی وجہ سے حضرت مسیح موعود ع کی گردن شرم کے مارے جھکے گی یا نہیں؟" اس کا سادہ سا معقول جواب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گردن "میاں صاحب کے اعمال کی وجہ سے" قیامت میں نہایت سربلند ہوگی اور وہ بڑے فخر کے ساتھ اپنے "لخت جگر محمود" کو اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرکے عرض کریں گے کہ حضور! آپ کے اس غلام زادہ نے آپ کے دین کو دنیا کے کونوں تک پھیلایا۔ ہر ملک میں تبلیغ اسلام کے لئے مبلغ بھیجے۔ ہر ملک میں مسجدیں بنوائیں۔ اور جب تک زندہ رہا آپ کے دین کی نصرت اور حمایت میں سرگرم رہا"۔

یہ سن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت محمود کو نظر شفقت سے دیکھیں گے اور مہربانی سے اپنے پاس بٹھا لیں گے۔ اس نظارہ کو دیکھ کر ان بدگو۔ بدزبان اور دریدہ دہن لوگوں کی گردنیں "شرم سے جھک جائیں گی۔ جو دن رات "پسر موعود" اور "لخت جگر" مسیح موعود کو برا بھلا کہتے رہتے تھے۔ اور جن کی روزی ہی حضرت محمود کو گالیاں دینے پر موقوف تھی

اسی پرچے میں آگے چل کر جناب ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں: "جماعت ربوہ آج غیرت وحمیت کا مادہ مفقود ہو چکا ہے" "خدا کی قدرت ہے جماعت ربوہ پہ بے غیرتی اور بے حمیتی کا اتہام اس جماعت کا آرگن لگا رہا ہے جس جماعت کے "بزرگوں" کی اپنی تمام زندگی غیرت وحمیت سے خالی رہی۔ جس جماعت کے افراد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مالی بدظنی کی۔ جس جماعت کے اشخاص نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ پر "دو گنا" بڑھ کر مالی بدظنی کی۔ جس قوم کے معزز اصحاب نے اپنے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب پر "سولہ ہزار روپیہ" غبن کا الزام لگایا۔ جس قوم نے جناب مولوی محمد علی صاحب کے بعد انجمن کا ہزاروں روپیہ ضائع کر دیا۔ اور گوداموں کے قفل توڑ کر ہزارہا روپے کی اجناس نکال لیں"، ایسی قوم کا آرگن جماعت ربوہ کو "بے غیرت" اور "بے حمیت" بتا رہا ہے العجب ثم العجب۔ اپنے بزرگوں پر "مالی بدظنی" کرنے کی اس عجیب مسلسل کہانی کے علاوہ بھی بہت سی عجیب وغریب کارروائیاں اپنے قائدین کے خلاف پیغام صلح کے "بزرگ" کرتے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے اپنے امیر کے پیچھے نماز بھی پڑھنی چھوڑ دی تھی اور آج بھی ان میں یہی ہو رہا ہے کہ دو فریق ہو گئے ہیں۔ اور دونوں اپنی نمازیں الگ الگ پڑھتے ہیں۔ یہاں تک کہ جمعہ بھی علیحدہ ہی ہوتا ہے۔

اگلی سطور میں پیغام صلح ہم مبائعین کے متعلق اپنے غیظ وغضب کا اظہار ان الفاظ میں کرتا ہے۔

"مولانا نور الدین رضی کے متعلق ان کے دل غیظ وغضب سے بھرے ہوئے ہیں اور ان کے حق میں کوئی بات سننا انہیں کسی طرح گوارا نہیں۔ اس بغض تعصب اور غیظ وغضب نے اس قدر اندھے اور دیوانے بنا دیا ہے کہ صریح حقائق سے انکار کرکے یہ کہنے سے بھی دریغ نہیں کرتے کہ اگر مولانا نور الدین رضی نے کسی خط میں میاں صاحب کو نالائق اور بے حد جوشیلے لکھدیا ہے" "تو" حضرت مولانا نور الدین رضی منافق تھے"۔ یہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی کے الفاظ ہیں جو الفضل میں شائع ہوئے ہیں"۔ (پیغام صلح ۱۹ر ستمبر صفحہ ۳)

اس کے متعلق ہم صرف اتنا ہی کہیں گے کہ اس طویل فقرے کی اصلی اور صحیح قرأت یہ ہے۔

"حضرت خلیفہ ثانی کے متعلق پیغام صلح اور اس کے "بزرگوں" کے دل غیظ وغضب سے بھرے ہوئے ہیں اور ان کے حق میں کوئی بات سننا انہیں کسی طرح گوارا نہیں۔ اس بغض وتعصب اور غیظ وغضب نے انہیں اس قدر اندھے اور دیوانے بنا دیا ہے کہ صریح حقائق سے انکار کرکے یہ کہنے سے بھی دریغ نہیں کرتے کہ حضرت خلیفہ ثانی (نعوذ باللہ) "پسر نوح ہیں"

یہ آج کی تازہ بات نہیں بلکہ ہمیشہ سے ہی ان لوگوں کے دل حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے عناد اور دشمنی بغض اور عداوت سے بھرے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۲۶ء میں جب میں ان لوگوں کے جلسہ میں گیا تو ہر طرف ٹہلتے لوگوں کو دیکھا۔ اسی اثنا میں پھرتے پھرتے مسجد میں "جناب مولوی صدر الدین صاحب سے ملاقات ہو گئی انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ یہاں ہماری مسجد میں آئے ہیں [illegible] کوئی کیا بات

(بقیہ صفحہ ۶ پر)

ایمان بالخلافت سے عملاً علیحدہ ہوجانے والے افراد ہرگز جماعت مبایعین کے رکن نہیں ہوسکتے

مختلف احمدی جماعتوں کی متفقہ قرار دادیں

جماعت احمدیہ ملتان

۱۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ ملتان شہر میں ایک اجلاس عام منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

"ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خلیفہ برحق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں ہزاروں نشان شاہد ہیں کہ آپ ہی وہ پسر موعود ہیں جن کے متعلق متعدد پیشگوئیاں کی گئیں اور وہ پوری شان کے ساتھ آپ کی ذات بابرکات سے پوری ہوئیں۔ ہم نے ایسے نشان اپنی آنکھوں سے پورے ہوتے دیکھے ہیں۔ جن کے بعد آپ کی خلافت حقہ اور مصلح موعود ہونے پر شک و شبہ کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر شبہ کرنا ہے۔ لہٰذا جو شخص اس فعل کا مرتکب ہوتا ہے۔ وہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اپنے عدم ایمان کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔ اور ایسا شخص جماعت احمدیہ کا فرد نہیں ہوسکتا۔

خلیفہ خدا بنایا کرتا ہے اور کوئی اسے معزول نہیں کرسکتا۔ خلافت ہمارے ایمان کا جزو ہے خصوصاً حضور ایدہ اللہ کی خلافت جو ہزاروں پیشگوئیوں اور نشانات کی حامل ہے لہٰذا ہر وہ شخص جو جماعت احمدیہ کا فرد ہوتے ہوئے اس پر ایمان نہیں رکھتا وہ ہرگز جماعت احمدیہ کا فرد کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

ہر وہ شخص جو خلیفہ وقت پر الزام تراشتا ہے اور قولاً فعلاً یہ ثبوت فراہم کرتا ہے کہ وہ خلیفہ وقت اور نظام سلسلہ پر نکتہ چینیوں اور ان کے خلاف تخریبی سرگرمیوں میں کسی بھی رنگ میں حصہ لے رہا ہے ایسے وجود کو جماعت میں برداشت نہیں کیا جاسکتا۔

خلیفہ وقت اور نظام سلسلہ کے خلاف ہر سازش اور سازشی سے قطع تعلق جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے۔ لہٰذا ہر وہ شخص جو اس قسم کی سازش یا سازشیوں سے تعلق اور میل جول رکھتا ہے اور ان سے اظہار تنفر نہیں کرتا منافق ہے اور ایسے منافقوں کو خارج از جماعت قرار دینا لازمی ہے۔

ہر وہ شخص جو مخالفین اور منافقین کے پروپیگنڈا کی غیر مبہم اور واضح تردید نہیں کرتا خصوصاً اس صورت میں جبکہ اس کی ذات اور اس کے قول و فعل اس پروپیگنڈا کے موجب بن رہے ہوں۔ بلکہ الٹا اس قسم کے خیالات کا اظہار کرتا ہو جس سے منافقت اور مخالفت کو تقویت پہنچے تو وہ منافق ہے۔ اور الٰہی جماعتوں کا وجود ایسے منافقوں سے پاک کیا جانا ضروری ہے۔

یہ امر ناقابل تردید صورت میں پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ جملہ اشخاص جن کے متعلق جماعت احمدیہ لاہور اور ربوہ نے قرار دادیں منظور کی ہیں اور جن کی حضور توثیق فرما چکے ہیں۔ مندرجہ بالا منافقانہ حرکات کے مرتکب ہوئے ہیں ان میں سے چند ایک نے جو بیانات اپنی صفائی میں دئیے ہیں وہ بھی اس قدر مبہم اور اس رنگ میں اور اس طور پر ہیں کہ الٹا ان کی منافقت اور معاندانہ رویہ پر غماز ہیں۔ مثلاً عبد المنان صاحب عمر کا بیان جو ۳ اکتوبر ۱۹۵۶ء کے پیغام صلح میں شائع ہوا۔

اس بیان میں سوائے مبہم اور غیر واضح صفائی اور اظہار عقیدت کے انہوں نے کہیں بھی خلیفۂ وقت اور نظام جماعت سے اپنی وابستگی، اطاعت اور فرمانبرداری کے متعلق کچھ نہیں کہا۔

اگر واقعی انہیں یہ ثابت کرنا ہوتا کہ ان کا منافقین سے کوئی تعلق نہیں۔ تو اس آسان غیر مبہم اور واضح طریق پر عمل کرتے جو ان کا بیان شائع ہونے سے بارہ دن پہلے الفضل میں چھپ چکا تھا اور جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۱ ستمبر ۱۹۵۶ء کے خطبہ میں بیان کر چکے تھے۔ لیکن اتنا عرصہ گزرنے پر بھی انہوں نے اس طریق پر عمل نہ کیا۔

اسی طرح دوسرے تردیدی بیان سے جو چند ایک دوسرے منافقوں نے دئیے ہیں۔ الٹا ان کی منافقت کا مزید ثبوت ہیں۔

لہٰذا جماعت احمدیہ ملتان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملتمس ہے کہ مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ان جملہ اشخاص کو جن کے متعلق جماعت احمدیہ لاہور اور ربوہ قراردادیں منظور کرچکی ہے اور ہر اس شخص کو جس کے متعلق ثابت ہو کہ وہ منافق ہے۔ اسی سلوک کا مستحق سمجھا جائے اور بغیر کسی رعایت کے اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو الٰہی جماعتیں منافقین سے کرتی آئی ہیں۔ اور وہ سلوک یہی ہے کہ انہیں قطعی طور پر جماعت مبائعین سے خارج کیا جائے۔ تاکہ اس فتنہ کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو اور جملہ جماعتیں ان کے شر سے محفوظ رہیں۔ کیونکہ انہیں چند جماعتوں سے خارج قرار دیا جانے کے باوجود امکان ہے کہ یہ دوسری جماعتوں میں چور دروازہ سے گھسنے کی کوشش کریں اور مزید فتنہ و انتشار کا باعث ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بہرحال ہم سے زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ اور ان کی اطاعت ہم پر فرض ہے۔ اور ہم آخر دم تک خلافت اور نظام سے وابستہ مطیع اور فرمانبردار رہنے کا عہد کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ادنیٰ خادم

جملہ افراد جماعت احمدیہ ملتان

جماعتہائے احمدیہ ضلع سرگودھا

مؤرخہ ۲۱/۱۰/۵۶ بروز اتوار نمائندگان جماعتہائے احمدیہ ضلع سرگودھا کا اجلاس زیر صدارت جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر ضلع منعقد ہوا۔ جس میں موجودہ فتنہ کا معاملہ پیش ہوا۔ جناب صدر صاحب نے تمام نمائندگان کے سامنے تفصیل کے ساتھ اس فتنہ سے ملوث اشخاص کی کارروائیوں کو بیان کیا۔ اور جماعت احمدیہ شہر سرگودھا کا ریزولیوشن پڑھ کر سنایا جو الفضل مؤرخہ ۱۷/۱۰/۵۶ میں شائع ہوچکا ہے جس پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق منظور ہوا۔

"ہم نمائندگان جماعتہائے احمدیہ ضلع سرگودھا اپنے اس اجلاس کے ذریعہ حالیہ فتنہ میں ملوث اشخاص سے سخت بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ شہر سرگودھا کے ریزولیوشن شائع شدہ الفضل مؤرخہ ۱۷/۱۰/۵۶ کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں۔"

خاکسار (ڈاکٹر حافظ) مسعود احمد

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سرگودھا

جماعت احمدیہ کوہاٹ

جماعت احمدیہ کوہاٹ کے ایک اجلاس مؤرخہ ۱۸/۱۰/۵۶ میں مندرجہ ذیل قرار داد پاس کی گئی۔

(۱) جماعت احمدیہ مبائعین کوہاٹ حالیہ منافقین کے فتنہ اور اس میں شامل ہونے والے تمام افراد سے قطعی لاتعلقی کا اظہار کرتی ہے اور حضور کی خلافت پر کامل ایمان اور اعتماد کا اقرار کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ کوہاٹ یہ سمجھنے میں حق بجانب ہے کہ ایسے منافقین جن کے اسماء وقتاً فوقتاً اخبار الفضل میں شائع ہوتے رہتے ہیں اپنے رویے اور عمل سے جماعت سے عملاً علیحدگی اختیار کرلی ہے اور انہیں اب اس بات کا قطعاً حق نہیں کہ وہ جماعت احمدیہ کی کسی تنظیم کی طرف منسوب ہوسکیں۔

(۲) جماعت احمدیہ کوہاٹ اپنے اس غیر معمولی اجلاس میں جماعت احمدیہ لاہور۔ ربوہ۔ راولپنڈی اور لائلپور کی جماعتوں کی قرار دادوں کی پوری تائید کرتی ہے۔ نیز ان قراردادوں میں جن اشخاص کے نام دئیے گئے ہیں انہیں جماعت مبائعین کا ممبر نہیں تصور کرتی

(۳) نیز یہ بھی قرار پایا کہ ایسے تمام اشخاص (جن کے نام درج ذیل ہیں) اور ان کے ساتھیوں کے نام مسجد احمدیہ کوہاٹ میں ایک نمایاں جگہ پر ایک کارڈ بورڈ پر لکھ کر لگائے جائیں تاکہ ہر احمدی دوست کو ان کی جماعت سے علیحدگی کا علم ہوتا رہے۔

(۱) مولوی عبد المنان عمر (۲) عبد الوہاب عمر (۳) علی محمد اجمیری (۴) اللہ رکھا گھٹیالیاں والا (۵) غلام رسول المعروف ۳۵ (۶) فیض الرحمٰن فیضی (۷) حمید المعروف ڈاڈھا (۸) عزیز الرحمٰن ملک (۹) عطاء الرحمٰن راحت (۱۰) راجہ بشیر رازی (۱۱) عبد اللطیف بیگم پوری۔ (۱۲) محمد یونس ملتانی۔

عبد الغفور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوہاٹ

دعائے مغفرت

(۱) میری اہلیہ حسین بی بی قریباً ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد ۶/۱۰/۵۶ کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

درخواست دعائے مغفرت فرما کر مشکور ہونے کا موقعہ دیں۔ مرحومہ بہت ہی خلیق اور منکسار طبیعت کی تھیں جس کا ہر تعلق دار کو صدمہ ہے نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس صدمہ عظیم کے برداشت کی طاقت عطا فرمائے آمین

خاکسار میاں چراغ الدین گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر مغلپورہ لاہور

(۲) مکرمی ماسٹر محمد دین صاحب آر۔اے بازار لاہور کینٹ جو کہ نہایت مخلص اور قدیم احمدی تھے ۱۲/۱۰/۵۶ بروز جمعہ ۱۲ بجے دن اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کی وفات کے وقت ستر سال کی عمر تھی۔ احباب جماعت و درویشان قادیان ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

عبد الرحمٰن حمید ۲۳ آر۔اے بازار لاہور کینٹ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

جماعت احمدیہ مری کا جلسہ برکاتِ خلافت

مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۶ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ مری مقامی جماعت کا ایک جلسہ برکات خلافت زیر صدارت مکرم میجر غلام احمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ترقی اور اس کے غلبہ کے لئے احمدیت کے ذریعہ خلافت کے روحانی نظام کو اب دوبارہ قائم فرمایا ہے اور واقعات وحالات نے اس کے بابرکت اور مفید ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

آپ نے خلافت حقہ کی قرآنی شرائط کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ خلیفہ خدا تعالیٰ بناتا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اسے معزول نہیں کر سکتی۔ آپ نے المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کے عظیم الشان مقام کو الہامات کی روشنی میں پیش کیا۔ آخر میں موجودہ منافقین کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے جماعت کو ہوشیار رہنے اور اس نظام روحانی سے وابستہ رہنے کی پرزور تلقین کی۔

بعد ازاں صاحب صدر نے فرمایا کہ ہمیں خلافت جیسی روحانی نعمت کی حفاظت کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ کیونکہ خلافت ہی کے ذریعہ احمدیت اور اسلام کی ترقی وابستہ ہے۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

محمد سعید پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مری

ششماہی بجٹ پورا کریں

۳۱۔ اکتوبر کو ہمارے مالی سال کی پہلی ششماہی ختم ہو رہی ہے۔ صدران جماعت و سیکرٹریان مال مہربانی کرکے اکتوبر کے چندہ کے ساتھ پہلی ششماہی کا بجٹ پورا کریں۔ اس کے لئے مناسب ہوگا کہ نومبر کے شروع کے دنوں میں خاص توجہ اور کوشش سے احباب جماعت سے بمعہ سابقہ بقایا کے (اگر کوئی ہو) وصولی کریں اور وصول شدہ رقوم ۱۲ تاریخ تک مرکز میں بھیج دیں تاکہ ان کی پہلی ششماہی کا جائزہ لیا جا سکے۔

جلسہ سالانہ میں اب بہت تھوڑا وقت باقی رہ گیا ہے۔ اس سال گرانی کی وجہ سے جلسہ پر اخراجات زیادہ ہوں گے۔ لہذا التماس ہے کہ تمام احباب اپنا اپنا چندہ جلسہ سالانہ جلسہ کے انعقاد سے پہلے ہی ادا کرنے کے لئے پوری کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔ ناظر بیت المال

اعانت الفضل

(۱) مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوکھووال چک ۱۲۱ ج ب جو اس سے پہلے تین ضرورت مند اشخاص کے نام سال سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرا چکے ہیں۔ اب آپ نے مزید پانچ روپے عطا کئے ہیں تاکہ ان کی طرف سے بطور صدقہ جاریہ کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

احباب چوہدری صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں ہر قسم کے شر اور نقصان سے محفوظ رکھے۔ اور اپنی رحمت اور برکات کے دروازے کھولے آمین

(۲) مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب اور چوہدری نور محمد صاحب ساکنان چک ۲۹۵ گ ب بیر بانوالہ ضلع لائلپور نے مبلغ پانچ پانچ روپے عطا کرکے ایک ایک مستحق اور ضرورت مند شخص کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاہما اللہ احسن الجزاء احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو اپنے فضل اور رحمتوں سے نوازے اور ان کی نیکی کو قبول فرما کر اچھے ثمرات پیدا فرمائے۔ آمین۔

(۳) جماعت احمدیہ لائلپور کے احباب پہلے بھی اعانت الفضل میں حصہ لے چکے ہیں اب ان کی طرف سے مزید دس روپے اس غرض کے لئے وصول ہوئے ہیں کہ اس رقم سے ایک موزوں پتہ پر اخبار بھیجا جائے۔ اخبار اس پتہ پر پہلے سے جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ لائلپور کی جماعت کے دوستوں کے اموال میں برکت دے اور ان کے صدقہ جاریہ کو قبول فرمائے آمین

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

اعلان برائے خدام راولپنڈی

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ہذا کا اجلاس عام مورخہ ۲ نومبر معاً بعد نماز جمعہ منعقد ہوگا۔ جس میں مجلس ہذا کے زیر اہتمام منعقد کئے گئے تقریری و تحریری مقابلہ جات میں اول آنے والے خدام کو انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔ تمام خدام سے شامل ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔ (معتمد مقامی)

اعلان

مکرم مولوی محمد منشی خاں صاحب معلم کو بسلسلہ نشر و اشاعت نظارت ہذا کی طرف سے جماعتوں میں بھجوایا جا رہا ہے۔ احباب و عہدیداران جماعت ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

بشارات رحمانیہ جلد دوم کے متعلق ضروری اعلان

احباب کرام یہ سن کر خوش ہوں گے کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم نوازی جلد دوم کے لئے اپنے قلم مبارک سے پورے ایک صفحہ کا "پیش لفظ" (مضمون) لکھ کر دیا ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ (عکسی) کتاب کے شروع میں چھاپ دیا جائے گا۔ نیز حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اطال اللہ بقاءہ بالصحۃ نے بھی کتاب کا مقدمہ لکھنے پر رضامندی کا اظہار فرمایا ہے۔

اب یہ کتاب انشاء اللہ تعالیٰ طالبان حق اور ہدایت و روحانیت کے پیاسوں کے لئے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے موقع پر اشاعت پذیر ہو جائے گی۔ جن احباب نے ابھی تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت یا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی خلافت حقہ کے بارے میں اپنے رؤیا و کشوف نہ بھجوائے ہوں۔ پاکستان اور ہندوستان کے رہنے والوں کو چاہیئے کہ ۱۵ نومبر ۱۹۵۶ء تک بھجوا دیں۔ اور بیرون ممالک والے اصحاب ۳۰ نومبر تک بھجوا کر ممنون فرما دیں۔ اور جن احباب نے اپنے فوٹو نہ بھجوائے ہوں وہ اپنے فوٹو مع اخراجات بلاک و طباعت فوٹو ضرور بالضرور بھجوائیں۔ کیونکہ فوٹو جہاں ان کے لئے رہتی دنیا تک یادگار کا باعث ہوں گے۔ وہاں اس کتاب کے پڑھنے والے متلاشیان حق کے لئے پوری تشفی اور اطمینان قلب کا باعث ہوں گے۔

عبد الرحمن مبشر بلاک ۲ صدر بازار ڈیرہ غازیخاں

درخواستہائے دعا

خاکسار کا بڑا لڑکا عزیزم عبد الرشید سلمہ اللہ تعالیٰ عرصہ پندرہ یوم سے شدید بیمار ہے۔ ڈاکٹروں نے ٹی۔ بی کی مرض تشخیص کی ہے۔ جس کی وجہ سے سب افراد خاندان کو تشویش ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار محمد غوث احمدی

(۲) میری والدہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے۔ نیز والدین کا سایہ دیر تک قائم رہے

حکیم ناصر کراچی صدر

عطاء الرحمن راحت نے اپنے والدین کی خود توہین کی ہے

ہمارے نزدیک تو اس کے والدین رحمانی جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے

یقیناً قابل عزت ہیں

عطاء الرحمن راحت ملک نے گالیوں سے بھرا ہوا ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جس میں اس نے ادارہ الفضل کے چند الفاظ کو ناواجب طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف منسوب کر کے حضور کی شان اقدس میں سخت گستاخانہ اور توہین آمیز الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اس میں اس نے جماعت احمدیہ کنری کے ریزولیوشن کے ضمن میں الفضل کے ایک نوٹ پر بہت واویلا کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس میں اسے گالی دی گئی ہے۔ ہم نے لکھا تھا:-

"عطاء الرحمن راحت نے تو خود یہ اعلان کر دیا ہے کہ میں ۸ سال سے جماعت سے علیحدہ ہوں۔ لہٰذا ان کا نام قرارداد دوں میں لینے کی ضرورت نہیں۔ جماعتوں کو صرف یہ نوٹ کر لینا چاہیئے کہ وہ جماعت میں نہیں ہیں۔ البتہ ہم عطاء الرحمن صاحب سے یہ پوچھتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ کیا انکے والد مرحوم بھی کافر اور مرتد تھے اور اب ان کی والدہ بھی کافرہ اور مرتدہ ہیں یا نہیں؟ ——— ادارہ" (الفضل ۲۴ اکتوبر)

ان سطور کو اگر عطاء الرحمن ملک گالی قرار دیتا ہے تو یہ گالی ہم نے اسے نہیں دی بلکہ اس نے خود دی ہے۔ کیونکہ اس سے قبل وہ اپنے "مکتوب مفتوح" میں جو نوائے پاکستان مورخہ ۱۴ اکتوبر میں شائع ہوا تھا لکھ چکا ہے کہ جماعت احمدیہ (نعوذ باللہ) ایک شیطانی جماعت ہے۔ اس لئے میں نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ چنانچہ اس کے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

"جب میں بالغ ہوا اور میری بالغ نظری نے اس جماعت میں رہ کر بہت کچھ دیکھا تو گجرات میں اپنی طالب علمی کے زمانہ میں ہی میں نے جماعتی نظام پر لاحول بھیج دیا تھا۔"

اسی مکتوب مفتوح میں وہ ایک طرف زعماً تسلیم کرتا ہے کہ اس کے والد مرحوم احمدی تھے اور اس کے خاندان کے سب افراد احمدی ہیں اور دوسری طرف ساتھ ہی جماعت احمدیہ کو شیطانی نظام قرار دیتا ہے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنے والد مرحوم اور خاندان کے دوسرے افراد کو بزعم خود "شیطانی نظام" کا جزو قرار دیا ہے اور ظاہر ہے کہ شیطانی نظام اور کفر و ارتداد ہم معنی الفاظ ہیں بلکہ کسی کو شیطان قرار دینا تو کافر سمجھنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

ہم نے تو اس کو صرف یہ بتایا تھا کہ وہ سلسلہ احمدیہ کو ہی گالی نہیں دے رہا بلکہ خود اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے رہا ہے۔ اسی لئے ہم نے پوچھا تھا کہ جب اس کے والدین بھی اس کے اپنے خیال کے بموجب شیطانی نظام میں شامل ہیں تو کیا وہ بھی کافر اور مرتد ہیں۔ پس اگر یہ گالی ہے تو یہ ہماری طرف سے نہیں بلکہ خود اس کی اپنی طرف سے ہے۔ ہم تو احمدیت کو سچا مانتے ہیں ہمارے نزدیک تو اس کے والدین رحمانی جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے قابل عزت ہیں البتہ وہ خود سوچے کہ اس نظام کو شیطانی کہہ کر جس میں اس کے والد صاحب مرحوم شامل تھے اور والدہ صاحبہ اب بھی شامل ہیں کیا وہ خود اپنے والدین کی توہین نہیں کر رہا؟ ہم ان کی توہین کیسے کر سکتے ہیں جبکہ ہم انہیں رحمانی جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے یقیناً قابل عزت سمجھتے ہیں۔ اپنے والدین کو اس نے گالی تو خود دی ہے اور الزام دوسروں پر رکھنا چاہتا ہے۔

مصر اور اسرائیل میں زبردست جنگ شروع ہو گئی

قاہرہ ۳۱ اکتوبر۔ کل رات اسرائیلی فوجوں نے مصری سرحد عبور کر کے نہر سویز کی جانب پیشقدمی شروع کر دی۔ اور صحرائے سینائی میں مصر کی کئی فوجی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ بعد کی اطلاع کے مطابق مصری فوج نے جوابی حملے شروع کر کے دشمن کی پیش قدمی روک دی ہے اور اسرائیل کے فوجی دستوں کا صفایا کر دیا ہے۔

آج رات حفاظتی کونسل کے ایک ہنگامی اجلاس میں اسرائیلی حملے سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور و خوض کیا گیا۔

وزیر اعظم برطانیہ سر انتھنی ایڈن نے آج رات دار العوام میں اعلان کیا کہ برطانیہ اور فرانس نے اسرائیل اور مصر کو متنبہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے جنگ بند نہ کی تو برطانوی اور فرانسیسی فوجیں مداخلت کے لئے حرکت میں آ جائیں گی۔ آپ نے کہا کہ برطانیہ اور فرانس نے حکومت مصر سے درخواست کی ہے کہ وہ برطانوی اور فرانسیسی فوجوں کو عارضی طور پر اسماعلیہ پورٹ سعید اور سویز کے علاقہ کے کلیدی مقامات پر اترنے کی اجازت دیدے۔

قاہرہ ریڈیو نے حکومت مصر کا ایک سرکاری اعلان نشر کیا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ "حکومت مصر اسرائیلی حملہ کے مقابلہ کے لئے کوئی بھی قدم اٹھانے کا حق محفوظ رکھتی ہے"

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق مصری اور اسرائیلی فوجوں میں زبردست جنگ جاری ہے صدر مصر کرنل ناصر نے ملک میں عام لام بندی کا حکم دیدیا ہے۔

رؤیاء کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کا انکشاف

(بقیہ صفحہ اوّل)

چند یوم متواتر میں نے یہ دعا کی اس پر ایک رات میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص جس کے ہاتھ لمبے لمبے ہیں اور براؤن رنگ کا چوغہ پہنے ہوئے ہیں۔ میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہنے لگے کہ میں مہدی ہوں اور تم اپنی پہلی خواب کو یاد کرو جب کہ تم نے صدق دل سے میرے ساتھ عہد کیا تھا کہ آج سے تم میرے سپاہیوں میں داخل ہو رہے ہو۔ سو اس وعدے کو مت بھولو۔ اس کے بعد اس شخص کے ہاتھ لمبے ہوتے چلے گئے۔ اور میں ان سے دور ہوتا چلا گیا۔ آخر ان میں اور مجھ میں کافی فاصلہ ہو گیا مگر ان کا ہاتھ ابھی تک میرے ہاتھ میں تھا اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی

اس خواب کے بعد مجھے کامل انشراح صدر حاصل ہو گیا۔ اور مزید تشخیص کی ضرورت پیش نہ آئی اور صبح ہوتے ہی سیدھا بلاما گیا اور الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی رضی اور مولوی محمد صدیق صاحب سے مل کر احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ خدا تعالیٰ تادم زیست مجھے اس ایمان پر قائم رہنے کی توفیق بخشے آمین

پیغام صلح کے چند مغالطے

(بقیہ صفحہ (۵))

بھی دیکھی؟ میں نے جواب دیا "جی ہاں! ایک نئی بات دیکھی اور وہ یہ کہ آپ کا ہر چھوٹا اور ہر بڑا حضرت خلیفہ ثانی کے بغض اور دشمنی میں اندھا بن رہا ہے۔ محمود آپ کے آقا کا لڑکا ہے۔ آپ کو اس کا لحاظ کرنا چاہیئے نہ کہ اسے گالیاں دینی چاہئیں"

اوپر کے فقرے میں پیغام صلح نے ہم مبائعین پر حضرت خلیفہ اول رضی سے بغض رکھنے کا جو الزام لگایا ہے اس کے متعلق ہم صرف اتنا ہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس شخص پر جو احمدی ہو کر حضرت خلیفہ اول رضی سے بغض رکھے اور اللہ تعالیٰ معاف فرمائے ان لوگوں کو جو ہم پر حضرت خلیفہ اول کی ہتک کا اتہام لگاتے ہیں۔

باقی ایڈیٹر صاحب کا میری طرف منسوب کر کے یہ کہنا کہ میں نے یہ لکھا ہے کہ:-

"حضرت مولانا نور الدین منافق تھے"! مجھ پر صریح بہتان اور افتراء ہے میں نے تو اس خط کے متعلق جسے پیغام صلح بار بار شائع کر رہا ہے یکم ستمبر کے الفضل میں یہ الفاظ لکھے تھے:-

"اگر یہ خط جعلی اور فرضی نہیں ہے تو کیسے چاہے کہ کوئی اور بات ثابت ہو یا نہ ہو مگر پیغام صلح یہ ضرور ثابت کرنا چاہتا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مولانا نور الدین منافق تھے کہ منبر پر تو علی الاعلان حضرت محمود کو "میرا پیارا محمود" کہتے ہیں اور پرائیویٹ خط میں انہی کو "نالائق" لکھتے ہیں"

(الفضل یکم ستمبر ۱۹۵۶ء)

خدارا کوئی بتلائے کہ اس عبارت سے کہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ میں نے حضرت خلیفہ اول رضی کو "منافق" لکھا۔ یہ صریح مغالطہ ہے جو جناب ایڈیٹر صاحب نے اپنے ناظرین کو د[illegible] ... حال پر دھوکہ دینا چاہا (باقی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷